سوال

(70)قرآن خوانی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کو ثواب پہنچانے کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کروانا کیسا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کو ثواب پہنچانے کے بارے میں (ہر میت کے بارے میں خواہ وہ میت باپ ہو ماں ہو یا کوئی اجنبی) علماء حق کا اختلاف ہے ۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ علیہ وغیرہ اس طرف گئے ہیں کہ ہر میت کو ثوب پہنچایا جاسکتا ہے اور ہر کوئی پہنچا سکتا ہے یعنی وہ میت کا کائی عزیز ہو یا اجنبی جیسا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ علیہ کی کتاب "کتاب الروح" میں واضح طور پر معلوم ہوتا ہے ۔

موجودہ اہلحدیث میں سے بھی بعض کا یہی خیال ہے لیکن راقم الحروم احقر العباد کو دلائل کے لحاظ سے یہ سمجھ میں آیا ہے کہ میت اگر ماں ، باپ میں سے ہوتا ان کے لیے ایصال ثواب جائز ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کسی صحابی نے اپنی والدہ کے متعلق دریافت کیا کہ وہ اس کی طرف سے صدقہ کر تو کیا اس کا اجر اسے ملے گا ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اور یہ ارشاد قرآن حکیم کی اس آیت کریمہ :

وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (النجم :۳۹)

"ہر انسان کے لیے صرف وہی کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی ۔"

کی مخالفت نہیں کیونکہ اولاد خود ماں باپ ک کسب ہے اس لیے اولاد کے اعمال کا اجر و ثواب والدین کو مل سکتا ہے کیونکہ اولاد کا فعل خود والدین کا فعل ہی ہے کیونکہ وہ انہی کی محنت سے پیدا ہوئی ۔ لہذا اولاد کا کسب بعینہ والدین کا کسب ہی ہے ۔ البتہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص فوت ہو جائے اس پر روزے کی قضا ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے اس طرح کی احادیث میں لفظ ولی زیادہ عموم کا متقاضی ہے اور اس سے کھینچ تان کر کے اگر کسی دوسرے وزیز و قریب کے لیے ایصال کے لیے مستدل بنایا جائے تو ایسا ہو سکتا ہے لیکن ہے پھر بھی کھینچ تان لیکن اس سے بھی آگے بڑھ کر اس سے بالکلیہ اجنبی کے لیے ایصال ثواب پر استدلال کرنا محض سینہ زوری کی بات ہے البتہ قیاس کیا جائے تو اور بات ہے لیکن جو لوگ قیاس کے انکاری ہیں تو ان کے لیے تو کوئی حجت نہیں ۔

خیر القرون کے دور میں ایسی امثلہ نہیں ملتیں کہ کسی اجنبی کے لیے کسی نے ایصال ثواب کو جائز سمجھا ہو یا اس کے لیے قرآن خوانی کی ہو ۔ البتہ اولاد کا والدین کے لیے صدقہ کرنا وغیرہا کسی

امثلہ موجودہیں اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ اجنبی کےلیے ایصال ثواب سے اجتناب کیا جائے اوران کےلیے صرف دعامغفرت وترحم وغیرہ پراکتفاکیاجائے ،یعنی جس قدرشریعت میں واردہواہے اس سے آگے نہ بڑھاجائے ۔

تاہم جولوگ اجنبی کےلیے بھی جوازکے قائل ہیں ان سے ک نزدیک بھی کئی شروط ہیں جن کی پابندی لازمی طورپرکرناہوگی مثلاکسی دن وغیرہ کوخاص کردیناجیساکہ جاہل لوگ گیارویں ،بارویں ،عرس وغیرہ کرتے ہیں اس طرح کے نمونے ہرگزنہیں ہونے چاہئیں اوران کاموں میں سے کسی کام کوکسی خاص مقررہ صورت میں اداکرنامثلاچارمولوی منگواکرقرآن خوانی کرواناااوراس کے بعدان کی لذت ولطف کاانتظام کرناان باتوں اوران کے علاوہ اس طرح کی دیگرباتوں سے ان مجوزین من اہل الحق کے نزدیک بھی پرہیزکرناواجب ولازم ہے ۔اس کے بعدسوال یہ پیداہوتاہے کہ کیااولادپنے والدین کےلیے قرآن خوانی کرواسکتی ہے اس کاجواب یہ ہے ۔

(وباللہ تعالی/التوفیق)

حدیث میں والدین کےلیے عام صدقہ کرنے کااثبات ہے اور صحیح حدیث میں جوبخاری ومسلم میں ہے جووارد ہوئی ہے کہ سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :

((الکلمۃ الطیبۃ صدقۃ)) (الحدیث)

''یعنی آپ ﷺ نے پاک اورطیب کلمہ کوبھی صدقہ قراردیاہے ۔''

اورقرآن حکیم سے بڑھ کردوسرا کلمہ طیبہ کامصداق کیابن سکتاہے ۔

بہرحال راقم الحروف کی سمجھ کے مطابق اولادپنے والدین کےلیے قرآن خوانی کرسکتی ہے لیکن اس طرح کہ خودپڑھ کرثواب ان کے سپردکردے اس طرح نہیں کہ پیٹ کےپجاریوں کوبلاکران سے پڑھواکراورپھران کےلیے اکل وشرب کاانتظام کیاجائے بلکہ خودپڑھے اوراس کےلیے کوئی خاص دن یاوقت مقررنہ کرے کیونکہ

اللہ تعالی اورمقدس رسول ﷺ سے اس طرح ثابت نہیں ۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 392

محدث فتویٰ